حدیث شناسی:

استاد محمد رضا حکیمی

معرفت کی صحیح منطق

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اور اللہ سے ڈرو خدا اتم کو (معاملات کی صفائی) سکھاتا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔(سورہ بقرہ آیت ۲۸۲)

۲۔ تب فرشتوں نے (عاجزی سے) عرض کی تو (ہر عیب سے) پاک ہے ہم تو جو کچھ تو نے بتایا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے تو بڑا جاننے والا مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۳۲)

۳۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انھیں ہم ضرور اپنی راہ کی ہدایت کریں گے۔(سورہ عنکبوت ۶۹)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت رسول کریمؐ نے ابن مسعود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے ابن مسعود جو شخص بھی تلاش علم ودانش میں نکلتا ہے اور اس کا ہدف دنیا ہوتا ہے نیز وہ دنیا ودنیاوی آرائشوں کو علم پر ترجیح دیتا ہے تو ایسا شخص غضب خدا کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔ وہ یہودیوں عیسائیوں کے ساتھ جہنم کے آخری طبقہ میں ہوگا۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا خداوند عالم کا ارشاد ہے پس جب ان کے پاس وہ چیز جسے پہچانتے تھے آگئی تو لگے انکار کرنے پس کافروں پر خدا کی لعنت ہے" (سورہ بقرہ آیت ۸۹)۔ مکارم الاخلاق ۵۲۸۔

۲۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: خدا نہ کرے کہ تم علم کو چار چیزوں کے لئے حاصل کرو، تم علم کی وجہ سے عالموں کے درمیان خود کو بلند قامت سمجھو یا اس کے ذریعہ سے بے وقوفوں سے بحث ومباحثہ، جنگ وجدال کرو، یا پھر کسی بزم میں خود نمائی کرو یا لوگوں کو اپنی خوشی اور اپنی عظمت کے لئے اپنی طرف متوجہ کرو، ارشاد مفید ص ۱۱۱

۳۔ امام صادقؑ کا قول ہے کہ جو شخص بھی خدا کے لئے علم سیکھتا ہے، خدا کی خوشنودی کے لئے اس پر عمل کرتا ہے اور اسی کی رضا کے لئے دوسروں کو علم سیکھاتا ہے وہ ملکوت آسمان پہ بزرگ قرار دیا جاتا ہے اس مقام کے ساکنین کہتے ہیں کہ اس نے خدا کے لئے تحصیل علم کیا اسی کی خوشنودی کے لئے عمل کیا اور اسی کے لئے دوسروں کو اس کی تعلیم دی (''امالی'' طوسی ۴۶/۱)

۴۔ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے: (خداوند عالم اس شخص کو بخش دیتا ہے جو کہ) معلومات کیلئے صحیح راہ جاننے کیلئے (زندگی) تحصیل علم میں وقت صرف کرتا ہے۔ (کافی ۱۷۲/۸)

معرفت اور اس کی بہترین راہیں:

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اور تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو ہمارے رسول پر نازل کیا گیا ہے تو ان کی آنکھوں سے بیساختہ (چھلک کر) آنسو جاری ہوجاتا ہے کیونکہ انھوں نے (امر) حق کو پہچان لیا ہے (اور) عرض کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے ہم تو ایمان لاچکے تو (رسول کی) تصدیق کرنے والوں کے ساتھ ہمیں بھی لکھ رکھ۔ (سورہ المائدہ آیت ۸۳)

۲۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل رکھتا ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے سنتا ہے اس کے لئے اس میں (کافی) نصیحت ہے۔ (سورہ الحلق آیت ۳۷)

۳۔ تو کیا وہ شخص جس کے سینہ کو خدا نے (قبول) اسلام کے لئے کشادہ کردیا ہے وہ اپنے پروردگار (کی ہدایت) کی روشنی پر (چلتا) ہے گمراہوں کے برابر ہوسکتا ہے۔ افسوس تو ان لوگوں پر ہے جن کے دل خدا کی یاد سے (غافل ہوکر) سخت ہوگئے ہیں یہ لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں۔ (سورہ الزمر آیت ۲۲)

۴۔ کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تا کہ ان کے ایسے دل ہوتے جیسے حق باتوں کو سمجھتے یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعے سے (سچی باتوں کو) سنتے کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل جو سینے میں ہیں وہی اندھے ہوجایا کرتے ہیں۔ (سورہ الحج آیت ۴۶)

۵۔ اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جس کو خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے روگردانی کرے اور اپنے پہلے کرتوتوں کو جو اس کے ہاتھوں نے کئے ہیں بھول بیٹھے۔ (گویا) ہم نے خود ان کے دلوں پر پردے ڈال دئے ہیں کہ وہ (حق بات کو) نہ سمجھ سکیں۔ اور (گویا) ان کے کانوں میں گرانی پیدا کردی ہے کہ (سن نہ سکیں) اور اگر تم ان کو راہ راست کی طرف بلاؤ بھی تو یہ ہرگز کبھی روبراہ ہونے والے نہیں ہیں۔ (سورہ الکہف آیت ۵۷)

۶۔ جو لوگ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ (کیوں نہ ہوں) یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان کو ثابت کردیا ہے اور خاص اپنے نور سے ان کی تائید کی ہے اور ان کو (بہشت میں) ان (ہرے بھرے) باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اس میں رہیں گے، خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہی خدا کا گروہ ہے سن رکھو کہ خدا کے گروہ کے لوگ دلی مراد پائیں گے۔ (سورہ المجادلہ آیت ۲۲)

۷۔ عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے رسول) تم کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ اسلام لائے حالانکہ ایمان کا ابھی تک تمہارے دلوں میں گزر ہوا ہی نہیں اور اگر تم خدا کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(سورہ الحجرات آیت ۱۴)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا علم دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ علم جو زبان پر ہوتا ہے ایسا علم اولاد آدم کے لئے حجت ہے دوسرا وہ علم جو قلب کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے یہ علم لوگوں کے لئے سود مند ہے۔(بحار ۲/ ۳۳ از کتاب ''عوالی اللئالی'')

۲۔ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا اپنے دلوں کو نرمی و مہربانی کی عادت دو بہت زیادہ غور و فکر کرو۔(بحار ۷۳/۸۱ از کتاب ''کنزل الفوائد)

۳۔ حضرت علیؑ نے فرمایا جو شخص عظیم نفس کا حامل ہوتا ہے اس کے احساسات بھی عظیم ہوتے ہیں اور جس کے احساسات بلند و بالا ہوتے ہیں اس کے علم و معرفت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔(غرر الحکم ۲۷۳)

۴۔ حضرت امام صادقؑ کا قول ہے عقل کی قیام گاہ دماغ ہے اور نرم و لطیف گفتگو کا مرکز دل ہے۔تحف العقول/ ۲۷۳)

۵۔ حضرت باقر العلومؑ نے فرمایا دل کو ہمیشہ غمخواری اور درد آشنائی سے روشن رکھو (تحف العقول ۲۰۷)

۶۔ حضرت امام باقرؑ نے فرمایا ایمان دل میں قیام پذیر ہے لیکن یقین کا کبھی کبھی ہی دل کی طرف سے گزر ہوتا ہے لیکن جب کبھی بھی دل کی طرف سے یقین کا گذر ہوتا ہے تو ایسا لگتا ہے کوئی فولاد کا ٹکڑا ہے اور جب یہ دل سے باہر آتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ کوئی پرانے کپڑے کا ٹکڑا ہے۔(بحار ۷۸/ ۱۸۶-۱۸۵)

۷۔ امام صادقؑ نے فرمایا کہ دل کو اس کی جگہ سے ہٹانے سے زیادہ آسان ہے پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ کردینا۔(تحف العقول، ر ۲۶۳)

۸۔ امام صادقؑ نے (کسی صحابی کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا اے فلاں! یاد رکھو جسم میں قلب کی وہی حیثیت ہے جو لوگوں میں امام کی ہوتی ہے جس کی اطاعت وفرمانبرداری لوگوں پر واجب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام اعضاء بدن قلب کے پیروکار اور ترجمان ہیں اور اس کے مطابق اپنے وظائف کی انجام دہی کرتے ہیں۔(علل الشرائع ۱ر ۱۰۳)

۹۔ حضرت امام کاظمؑ نے (ہشام کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا اے ہشام خداوند عالم اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص دل رکھتا ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے" سورہ ق آیت ۳۷ (یعنی عقل اصول کافی ۱ر ۱۶)

۱۰۔ حضرت امام باقرؑ نے فرمایا قلب کی غربت سے بڑھ کر کوئی غریبی نہیں (تحف العقول ۲۰۸)

۱۱۔ حضرت امام سجادؑ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے پالنے والے میرے دل کو برے کاموں سے ایسے گناہوں سے جو رسوائی کا سبب بنیں اور لوگوں کی بیزاری سے محفوظ رکھ۔ (صحیفہ سجادیہ ۹۳۴ دعا ۴۸)

۱۲۔ حضرت زین العابدینؑ نے فرمایا اے پالنے والے محمد وآل محمد پر درود نازل فرما اور میرے دل کو اپنی محبت والفت کے لئے خالی کردے۔۔۔اور اسے اپنی محبت کے طفیل میں کامیاب کردے۔(صحیفہ سجادیہ ۱۴۶ دعا ۲۱)

۱۳۔ حضرت امام سجادؑ نے فرمایا اے میرے خدا مجھے اپنا عاشق قرار دے۔(صحیفہ سجادیہ ۱۴۹ دعا ۲۲)

۱۴۔ حضرت امام سجادؑ نے فرمایا اے میرے معبود محمد وآل محمد پر درود نازل فرما... اپنے خوف کو میرے دل پر آشکار کردے۔ اور میرے جسم کو ان کاموں میں مشغول کردے جسے تو

پسند کرتا ہے اور میرے نفس کو اپنی فرمانبرداری میں اس طرح سرگرم عمل کردے کہ جو کچھ بھی میرے اوپر آئے ہیں اسے دور کردوں اور میں اس طرح ہوجاؤں کہ کسی بھی صورت میں تیری ناراضگی کو پسند نہ کروں اور جس چیز سے تو راضی ہے میں اس سے کبھی بھی کبیدہ خاطر نہ ہوں اے پالنے والے محمد وآل محمد درود نازل فرما اور میرے دل کو اپنی مہر والفت کے لئے خالی کردے مجھے اپنے ذکر میں مشغول رکھ۔ ایسی حیات عطا فرما جو تیرے خوف اور تجھ سے امید و بیم پر منحصر ہو اپنی محبت کی کشش سے مجھے کامیاب فرما، اپنی فرمانبرداری کی طرف مجھے مائل کردے اور جس راہ کو بھی تو پسند کرتا ہے اس پر مجھے گامزن رکھ اور میری حیات کو ہر اس چیز کے حصول کا ضامن بنادے جسے تو پسند کرتا ہے۔(صحیفہ سجادیہ ۱۴۶-۱۴۵ دعا ۲۱)

۱۵۔ حضرت سید الساجدینؑ نے ایک اور مقام پر فرمایا پالنے والے محمد وآل محمد پر درود نازل فرما اور مجھے ایسی روزی کی طرف راغب کردے جس کے ذریعہ میں تیرے حکم کے مطابق آخرت کے امور انجام دے سکوں تاکہ میں سچے دل سے اس راہ کو حاصل کرسکوں اور اپنی دنیا کو زہد وورع کے ساتھ گذار سکوں اور نیک امور کی انجام دہی کے لئے ذوق وشوق کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوجاؤں اور تیرے خوف کی وجہ سے برے کاموں کے انجام دینے سے محفوظ رہوں۔ ایسا نور عطا فرما جس سے میں لوگوں کے درمیان اپنی راہ بنا سکوں اور اپنی راہ کو اندھیروں میں پاسکوں اور اس نور کے پرتو سے میں شک وشبہ سے دور رہ سکوں۔(صحیفہ سجادیہ ۱۵۱ دعاء ۲۲)

۱۶۔ حضرت امام باقرؑ نے فرمایا غافل رہنے سے بچو اس لئے کہ غافل رہنے سے دل سخت ہوجاتا ہے۔(تحف العقول۔ ۲۰۷)

۱۷۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا زیادہ کھانے پینے سے زیادہ نیند آتی ہے اور زیادہ چیپا زیادہ سیر ورغبت کا نتیجہ ہے یہ دونوں عمل نفس انسانی کو خدا کی فرمانبرداری سے روک دیتے ہیں دل کو سخت کرتے ہیں اور فکر وفہم خضوع وخشوع میں حائل ہوجاتے ہیں۔("بحار ۱۸۹/۷۶ از کتاب مصباح الشریعہ")

۱۸۔ حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ وہ دل نہ ہوتا کہ شک راہ لے.... اپنے نفسوں کو آزادانہ چھوڑو تا کہ وہ تمہیں دھوکہ دے سکے۔ حق کے سلسلہ میں شکاری کے سامان مت ہو جاؤ تا کہ وہ تمہیں دھوکہ دے سکے.... خدا سے یقین کی درخواست کرو اور حالت خوشی و عافیت میں بھی اس کے درگاہ میں سر بسجود رہو بہترین چیز جو قلب میں داخل ہوتی ہے وہ یقین ہے (بحار۔۲/۵۴ از کتاب مجالس مفید)

۱۹۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا بدترین اندھاپن دل کا اندھاپن ہے۔ (اختصاص ۳۴۹۔)

۲۰۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا دلوں کی تین قسمیں ہیں ایک ایسا دل جسے کسی خیر یا نیکی کی خبر بھی نہیں وہ کافر کا دل ہے اور وہ دل جس میں کہ سیاہ نقطہ ہے اس وجہ سے خیر و شر آپس میں ایک دوسرے سے برسر پیکار رہتے ہیں ان میں سے جو فتحیاب ہوتا ہے وہ دوسرے کو مسخر کر لیتا ہے اور وہ کشادہ دل جس میں کہ چراغ روشن ہے جس کی روشنی روز جزاء تک مدھم نہیں ہوگی وہ مومن کا دل ہے۔ (بحار ۷۰/ ۵۰ معانی الاخبار ۲/ ۳۷۶)

معرفت کے ارتقائی مراحل

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو سارے آسمان اور زمین کی سلطنت کا (انتظام) دکھاتے رہے تا کہ وہ (ہماری وحدانیت کا) یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ سورہ الانعام آیت ۷۵

۲ اور ہم نے تو موسیٰ کو بھی (آسمانی کتاب) توریت عطا کی تھی تو تم بھی اس کتاب (قرآن) کے (منجانب اللہ) ملنے سے شک میں نہ (پڑے) رہو اور ہم نے تو اس (توریت) کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما قرار دیا تھا اور ان ہی (بنی اسرائیل) میں سے ہم نے کچھ لوگوں کو چونکہ انھوں نے (مصیبتوں پر) صبر کیا تھا پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کی) ہدایت کرتے تھے اور (اس کے علاوہ) ہماری آیتوں کا دل سے یقین رکھتے تھے۔ (سورہ السجدہ

آیت ۲۳-۲۴)

۳۔ اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تم میں بھی ہیں تو کیا تم دیکھتے نہیں ۔(سورہ الذاریات آیت ۲۰-۲۱)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا کہ بہترین چیز جو قلب میں ڈالی گئی ہے وہ یقین ہے (بحار ۷۰/ ۱۷۳)

۲۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا اور خداوند عالم کے لئے سزاوار ہے کہ اس کی نعمتوں کو ہمیشہ اور ہر زمانے میں پیغمبروں کے فاصلوں کے باوجود باقی رکھا (بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ) ان کے باطن کے بارے میں مناجات کریں۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے عقلمندی کی باتیں کریں اس طرح لوگ اپنے آنکھ، کان اور دلوں کو روشن کریں اور خدا کے مخصوص دین سے وابستہ رہیں۔(نہج البلاغہ ۲۰۳-۷)

۳۔ حضرت امام باقرؑ نے فرمایا یقین بہت بڑی بے نیازی ہے۔(وسائل ۱/ ۶۴)

۴۔ حضرت باقر العلوم کا ارشاد ہے نور یقین سے بڑھ کر کوئی یقین نہیں ۔(تحف العقول ۲۰۸)

۵۔ امام صادقؑ نے فرمایا کہ میں نے نور قلب طلب کیا تو اسے میں نے فکر کرنے اور گریہ کرنے میں پایا۔(مستدرک ۲/ ۳۵۷)

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند عالم کے اس قول ”بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں سورہ حجر آیت ۷۵ کے سلسلہ میں فرمایا کہ یہ ہم آئمہ کے لئے ہے رسول گرامی قدر کا ارشاد ہے مومن کی فہم فراست سے ڈرتے رہو اس لئے کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے اور یہ خدا کا وہی قول ہے کہ ”بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں“۔(بصائر الدرجات ۳۷۵)

۷۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء کرام کے حوالے سے فرمایا کہ رسول خدا کا ارشاد ہے کہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔(بحار ۶۷/ ۷۵)

۸۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خود کو خداوند عالم کے فرمان کے آگے سپر انداختہ کردیتا ہے تو وہ بڑے بڑے امور انجام دینے لگتا ہے جو کام بھی اس کے سامنے آتا ہے اسے بحسن وخوبی انجام دیتا ہے اور ہر فرع کو اصل سے منطبق کرتا ہے۔ وہ شب تار میں روشن چراغ ہے۔ وہ مخفی چیزوں کو ظاہر کرنے، شبہات کے لئے کنجی مشکلات کے حل کرنے کا ذریعہ اور بیابانوں میں رہنما ہے جب وہ گفتگو کرتا ہے تو حقیقت کی گرہیں کھول دیتا ہے۔(نہج البلاغہ۔۲۱۰)

۹۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا، یاد رکھو قلیل عمل جس میں یقین کے ساتھ پائیداری پائی جائے وہ اس کثیر عمل سے بہتر ہے جو غیر یقینی صورت میں انجام دیا جائے۔(تحف العقول ۲۶۴)

ارتقائی معرفت کے مراحل

۱۔ پائیداری اور اقدام

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اے رسول تم مومنین کو جہاد کے لئے آمادہ کرو اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہوں گے تو وہ دوسو (کافروں) پر غالب آجائیں گے اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) سو ہوں گے تو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیں گے اس لئے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں (حق کو نہیں پہچانتے) (سورہ انفال آیت ۶۵)

۲۔ اور جن لوگوں کو (کتب سماوی کا) علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی) بے

شک تمہارے پروردگار کی طرف سے ٹھیک ٹھیک (نازل) ہوئی ہے پھر (یہ خیال کرکے) اس پر وہ لوگ ایمان لائیں پھر ان کے دل خدا کے سامنے عاجزی کریں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ان کو خدا سیدھی راہ تک پہونچا دیتا ہے۔ (سورہ حج آیت ۵۴)

۳۔ (مومنوں) تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں خدا سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے یہ سب کے سب بھی مل کر تم سے نہیں لڑ سکتے ،مگر ہر طرف سے محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کی آڑ میں ان کی آپس میں تو بڑی دھاک ہے کہ تم خیال کروگے کہ سب کے سب ایک جان ہیں مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ بے عقل ہیں۔ (سورہ حشر ۱۴۔۱۳)

حدیث کی نظر میں:

۱۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جس کا قلب یقین تک نہیں پہنچ سکتا اس کا عمل اس کے فرمان کے مطابق نہیں۔ (غرر الحکم ۲۹۴)

۲۔حضرت علیؑ کا ارشاد ہے جسے یقین حاصل ہوتا ہے اس کی کوششیں تیز ہوجاتی ہیں۔ (غرر الحکم ۲۶۹)

۳۔حضرت علیؑ نے فرمایا اپنی جانب آنے والے رنج وغم کو مضبوط ارادوں اور نیک یقین کے ساتھ دور کردو۔ (نہج البلاغہ ۹۳۵ عبدہ ۲/ ۵۷)

۴۔حضرت امام صادقؑ نے فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جس کی ایک حد نہ ہو آپ سے سوال کیا گیا کہ یقین کی حد کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کوئی چیز امید وبیم پر باقی نہ رہے۔ (تحف العقول ۲۶۶)

۵۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے یقین کی حالت میں رہنا کہ قوی رہو۔ (غرر الحکم ۲۴۵)

۶۔حضرت امام صادقؑ نے فرمایا پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کرنا آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ قلب کی جگہ تبدیل کی جائے۔(تحف العقول ۲۶۳)

۷۔ حضرت صادقؑ کا قول ہے کہ کسی کے ساتھ کام کے لئے اسی طرح اٹھ کھڑے ہو جیسے تم نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔(مشکوۃ الانوار ۴۶)

۸۔حضرت علیؑ نے فرمایا ہمت وکوشش رائے کے تناسب (اورمعرفت) سے ہے۔ (غرر الحکم ۲۱۵)

۹۔حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا جو شخص بلا و مصیبت کو پہچان لیتا ہے وہ اس پر صبر کرتا ہے اور جو اسے نہیں پہچانتا وہ اس کا انکار کرتا ہے۔(بحار ۷۱/ ۸۳)

۱۰۔حضرت علیؑ کا ارشاد ہے کہ اپنے حق کے سلسلہ میں کوئی شخص بھی صبر نہیں کرتا سوائے اسکے جو اس کے فضل سے واقف ہو۔(غرر الحکم ۳۴۹)

۱۱۔حضرت علیؑ نے فرمایا، حق کی تلخی پر صبر نہیں کرتا مگر وہ جو عاقبت کی شیرینی پہ یقین رکھتا ہے۔(غرر الحکم ۳۵۳)

۱۲۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔صبر یقین سے حاصل ہوتا ہے۔(مشکوۃ الانوار ۲۰۔)

ب۔مشکلات پر غلبہ حاصل کر لینا۔

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اورہمیں (آخر) کیا ہے کہ ہم اس پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ ہمیں (نجات کی) اسی نے راہیں دکھائیں اور جو جو اذیتیں ہمیں پہونچائیں (ان پر ہم نے صبر کیا) اور آئندہ بھی صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو خدا ہی پر توکل کرنا چاہئے۔(سورہ ابراہیم آیت ۱۲)

۲۔ موسیٰؑ نے ان (خضر) سے کہا کیا میں اس غرض سے آپ کے ساتھ ساتھ رہوں کہ

جو رہنمائی کا علم آپ کو (خدا کی طرف سے) سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ بھی سکھا دیجئے خضر نے کہا آپ سے میرے ساتھ صبر نہ ہوسکے گا اور (سچ تو یہ ہے) جو چیز آپ کے علمی احاطہ سے باہر ہو اس پر آپ کیونکر صبر کرسکتے ہیں۔ (سورہ کہف آیت ۶۸۔۶۶)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا علم ایک مضبوط قلعہ ہے۔ (غرر الحکم ۱۴)

۲۔ حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے مومنین کے گذشتہ احوال کے سلسلہ میں اچھی طرح غور وفکر کرو تاکہ تم یہ دیکھ سکو کہ وہ لوگ فتنہ وبلا میں کس طرح مبتلا رہے ہیں اور اس طرف بھی توجہ کرو کہ اس حالت میں جب کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تھے اور ان لوگوں کی خواہشات وآرزوئیں ایک جیسی تھیں ان کے قلوب اعتدال پر تھے ان کے ہاتھوں سے ایک دوسرے کی مدد ہوا کرتی تھی، ان کی تلواریں لوگوں کی مدد کے لئے بلند ہوا کرتیں انھوں نے یا ایک بینی حاصل کی تھی انکا ایک ہدف تھا کیا وہ لوگ خدا کی زمین کے مالک نہ تھے اور اس پر (اس کی زمین پر) حکمرانی نہ کرتے تھے۔ (نہج البلاغہ ۸۰۲)

ج۔ عمل کا حد کمال کو پہنچنا۔

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا علم کا کمال عمل ہے۔ (غرر الحکم ۲۴۹)

۲۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے کوئی بھی علم بغیر علم کے قدر وقیمت نہیں رکھتا۔ (غرر الحکم ۲۲۲)

۳۔ حضرت علیؑ نے فرمایا علم کا بہترین نتیجہ بہترین کردار ہے۔ (غرر الحکم ۳۰۹)

۴۔ حضرت علیؑ کا قول ہے جب تک علم درست نہ ہوگا اس وقت تک عمل پاک وپاکیزہ نہیں ہوسکتا۔ (غرر الحکم ۲۵۵)

۵۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے اس آیت: والذین یوتون ما آتوا وقلوبهم وجلة انهم الی ربهم راجعون۔ " (اور جو لوگ (خدا کی راہ میں) جو کچھ بن پڑتا ہے دیتے ہیں اور پھر ان کے دل کو اس بات کا کھٹکا لگا ہوا ہے کہ انھیں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔) سورہ مومنون ۶۰ کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو خود ایسے اعمال انجام دیتے ہیں جس کے بارے میں انھیں معلوم ہے کہ اس کا اجر دیا جائے گا۔ (بحار ۷۰/ ۱۷۷ از کتاب المحاسن۔)

د: اجتماعی بیداری

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا جو شخص اپنے وقت کی نسبت سے ہوشیار ہے وہ مشکوک کاموں اور گمراہی کی باتوں میں گرفتار نہیں ہوتا۔ (تحف العقول ۲۶۱)

۲۔ حضرت علیؑ نے فرمایا جس کا تجربہ کم ہوتا ہے وہ دھوکہ کھاتا ہے۔ (غرر الحکم ۲۶۸)

ھ: اپنی تعمیر کیلئے آمادہ ہونا۔ (تہذیب نفس کیلئے)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے ناداں لوگوں کے دلوں کو امید دلا کر آمادہ کرو، آرزوں کا نتیجہ قید ہے اور فریب ودھوکہ قید و بند کی طرف لاتا ہے۔ (اصول کافی ۱/ ۲۳)

۲ حضرت علیؑ نے فرمایا جس شخص کی عقل بڑھتی جاتی ہے وہ اپنی تہذیب نفس میں اضافہ کی کوشش کرتا ہے اور جس قدر وہ طاقت رکھتا ہے وہ تربیت نفس اور اس کے اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ (غرر الحکم ۲۲۸)

۳۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: جو شخص عقل کامل رکھتا ہے وہ ہوس وشہوت کو ناچیز اور ہیچ

سمجھتا ہے۔(غررالحکم ۲۷۴)

۴۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا عقل کا کامل ہو جانا بری عادت کے ختم ہونے کا سبب ہے (بحار ۷۸/۶ از کتاب مطالب السؤول۔)

۵۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: بردباری ڈھکنے والی چیز ہے اور عقل (آگاہی و معرفت) شمشیر آبدار ہے لہذا اپنی اخلاق کمیوں کو بردباری سے ڈھک دو اور اپنی عقل کی مدد سے ہوائے نفس سے لڑنے کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔(نہج البلاغہ/ ۱۲۸۵: عبدہ ۲/ ۲۴۵)

۶۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے نفس کا کمال عقل سے ہے۔(غررالحکم ۱۴۸)

و: ادای مقصود:

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت صادق آل محمدؐ سے سوال کیا گیا کہ بلاغت کیا ہے! آپ نے فرمایا انسان جو کچھ جانتا ہے اس کے کم سے کم الفاظ میں بیان کردے اور کسی بھی شخص کو اس لئے بلیغ کہتے ہیں کہ وہ بہت تھوڑی سی کوشش سے اپنی مراد حاصل کرلیتا ہے اور اپنا مطلب بیان کردیتا ہے۔(تحف العقول ۲۶۴)

معرفت اور لوگوں سے ارتباط

قرآن کی نظر میں:

۱۔ تم خیال کرو گے کہ سب کے سب ایک (جان) ہیں مگر ان کے دل ایک دوسرے سے چھٹے ہوئے ہیں یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ بے عقل ہیں۔(اور علم و معرفت سے بے بہرہ ہیں)(سورہ حشر ۱۴)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت علیؑ نے فرمایا غور وفکر اور تامل کے بعد جو ارادہ کیا جاتا ہے وہ استوار اور ایک جہتی پر مشتمل ہوتا ہے۔(نہج البلاغہ ۸۰۲)

۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا علم و دانائی اپنے جاننے والوں کو والدین سے بہتر جمع کر لیتے ہیں۔(عیون اخبار الرضا۲/ ۱۳۱)

تجربہ کی معرفت

قرآن کی نظر میں:

۱۔ کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے ایسے دل ہوتے جیسے حق باتوں کو سمجھتے یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ سے (سچی باتوں کو سنتے....

(سورہ حج آیت ۴۶)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو خداوند عالم اسے اس علم سے بھی فائدہ پہونچاتا ہے جسے وہ نہیں جانتا۔(بحار ۴۰/ ۱۲۹)

۲۔ حضرت علیؑ نے فرمایا عقل ایک ایسی طبعی قدرت ہے جس سے علم و تجربہ میں اضافہ ہوتا ہے۔(غررالحکم ۴۰)

۳۔ حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے عقل کی دو قسمیں ہیں ایک طبعی عقل ہے ایک تجرباتی عقل ہے یہ دونوں ہی منفعت کا سرچشمہ ہیں اور تنہا وہ شخص قابل اطمینان ہے جس کے پاس عقل بھی ہو اور دین بھی اور جو شخص اور جوانمردی سے بے بہرہ ہے اسکا زیادہ تر کام گناہ ہے۔(بحار۔۷۸/ ۶ از کتاب مطالب السؤول۔)

۴۔ حضرت علیؑ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر آزمائشیں اور تجربے نہ ہوتے تو راہیں دشوار ہوجاتیں۔(ارشاد'' ۱۴۳)

۵۔ حضرت علیؑ نے فرمایا تجربہ سے علم ودانش کی راہیں کھلتی ہیں(کافی ۸/ ۲۲)

۶۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا پے درپے تجربہ عقل میں اضافہ کا سبب ہے (بحار ۷۸/ ۱۲۸)

۷۔ حضرت علیؑ نے فرمایا عقل تجربوں کی حفاظت کرتی ہے۔(نہج البلاغہ ۹۳۱،عبدہ ۲/ ۵۴)

۸۔ حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے عقلمند وہی ہے جو تجربہ سے نصیحت قبول کرے۔(تحف العقول ۶۴)

۹۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔تجربہ کبھی تمام نہیں ہوتا۔(غرر الحکم ۱۶)

۱۰۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ہر طرح کی مدد تجربہ کی محتاج ہے(بحار ۷۸/ ۷ ازکتاب مطالب السؤول)

۱۱۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔جو شخص اپنے کاموں میں تجربہ نہیں کرتا وہ دھوکہ کھاتا ہے۔(ارشاد ۱۴۲)

۱۲۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تم نے خود تجربہ کیا ہے اور آزمائش کی ہے اورتم نے گذشتگان کی سرگذشت سے نصیحتیں حاصل کی ہیں کہ جو شخص مصیبت وپریشانی سے نصیحت حاصل نہیں کرتا اس کو کوئی نصیحت فائدہ نہیں پہونچا سکتی ۔(نہج البلاغہ ۵۷۴)

۱۳۔ حضرت علیؑ نے فرمایا تجربہ کو یاد رکھنا (اور اس کا اپنے مقام پر استعمال کرنا) کامیابی کی علامت ہے۔(نہج البلاغہ ۱۱۸۴)

۱۴۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا عقلمند انسان ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔(اختصاص۔۲۳۸)

۱۵۔ حضرت علیؑ نے فرمایا (اے میرے نور نظر) قبل اس کے کہ تمہارا دل سخت اور عقل مشغول ہوجائے وہ تجربے جس کو حاصل کرنے کے لئے دوسروں نے زحمتیں برداشت کی ہیں اس سے فائدہ حاصل کرو تا کہ تم کو خود اس کی تکالیف وصعوبتوں سے آزاد رہ سکو اسی لئے میں نے از راہ تجربہ جو کچھ حاصل کیا وہ تمہارے اختیار میں دیتا ہوں۔(نہج البلاغہ ۹۱۲، عبدہ ۲/۴۲)

۱۶۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے اے لوگوں تمہارے ذریعہ دشمن کے سروں پر جو چیز آئی تم نے اسے ملاحظہ کیا اب جب ان میں سے کوئی ایک شخص باقی نہیں رہ گیا اب جب کوئی مرحلہ درپیش آئے اس کے انجام اور اسکے اختتام کو اس کے آغاز سے پہچان لو۔(بحار ۸/۵۲۰)

۱۷۔ حضرت علیؑ نے فرمایا جب کوئی کام درہم وبرہم اور مشتبہ ہوجائے تو ہر کام کے اختتام پر اس کی ابتداء سے غور وفکر کرو۔(نہج البلاغہ/ ۱۱۱۸)

۱۸۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے جو کچھ نہیں ہوا ہے اسے ان چیزوں پر جو ہوچکی ہیں قیاس کرو اس لئے کہ تمام امور ایک دوسرے جیسے ہیں۔(نہج البلاغہ/ ۱۱۸۳)

۱۹۔ حضرت علیؑ نے فرمایا جو شخص نصیحتوں اور عبرتوں کو (زمانے کے حالات اور ان کی نصیحتوں) ان کے انجام کے ظاہر ہونے کے بالمقابل اپنی آنکھوں کو کھولے رکھے اس کو قدم اٹھانے اور شبہ میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔(نہج البلاغہ/ ۱۱۸۳)

۲۰۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے حالات کی ابتری سے لوگوں کے جوہر کھلتے ہیں۔(نہج البلاغہ/ ۱۱۸۳)

☆☆☆☆☆☆